۱۵۶

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

جلد ۸ — نمبر ۲۱

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

یکم نومبر ۱۹۳۴ء — چندہ سالانہ دو روپیہ ۲ ششماہی ۱ — ۲۲ رجب المرجب ۱۳۵۳ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مصنف
ظہور احمدیت	۳/۵	غ. ح. قادیان
فضیلت ابوبکرؓ ...	۵/۸	سجاد سیالکوٹی
عورت کیا ہے	۹/۱۰	محترمہ لیاقت زمانی بیگم صاحبہ
رپورٹ ہائے لجنات ..	۱۰/۱۳	
لجنہ کے لئے ہدایات	۱۳	محترمہ قانتہ صاحبہ پشاور
تبلیغ	۱۸	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامِ شمیم

(محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ برھما)

پیاری بہنو! بابِ علم و فضل ہے تم پر کھلا
محترم آقا نے دیں رستہ کی سب روکیں ہٹا
چاہیئے ہوں مستفید اس عہد سے سب باصفا
اپنے عزمِ مستقل سے کر کے کچھ اب دیں دکھا
قوم کی آدھی ترقی تیری بیداری میں ہے
رازِ مضمر اوجِ دیں کا تیری ہشیاری میں ہے

چھوڑ دیجے غفلتیں اور ترک کیجے سستیاں
اپنے رستہ سے ہٹا دیجے یہ ساری پستیاں
کب تلک مدہوشیاں یہ تا بکے سرمستیاں
یاد رکھئے قوم پر ہیں بار ایسی ہستیاں
چاہیئے کچھ حد بھی غفلت کی یہ غفلت کب تلک
ہم پہ یوں چھائی رہے گی ذِلّ و نکبت کب تلک

اپنی غفلت کی اداؤں نے بڑھائے حوصلے
پا کے ہم کو بیخبر احقاق سارے مٹ گئے
دیکھئے غفلت شعاری نے ستم کیا کیا کئے
اعتراضوں کے لئے اپنے پرائے منہ کھلے
آہ اس خوابِ گراں نے رنگ یہ پیدا کیا
خود بھی رسوا ہو گئیں ملّت کو بھی رسوا کیا

اب خدا کے واسطے بیدار ہو ہشیار ہو
موڑ کر غفلت سے منہ اب کام سے دوچار ہو
پھر ترا علم و ادب سے مخلصانہ پیار ہو
پھر علم و ہنر تیرے گلے کا ہار ہو
پھر ترا دریائے عزت ہو تموج آفریں
مخزنِ علم و ہنر بنکر ہو ملّت کی معیں

علمِ ناقص فہمِ ناقص کے لقب کو تو مٹا
اور سراپا علم و حکمت بن کے دنیا کو دکھا
جو تجھے عضوِ معطل جانتے ہیں بر ملا
تو انہیں کارنمایاں سے بنا حیرت فزا
عالمِ خفتہ میں شرکت سے تری محشر بپا
کلبۂ تاریک میں شمعِ ہدیٰ کی ہو ضیا

ہاں بپا ہنگامہ کر دے اس حریمِ ناز میں
نغمۂ دلکش سنا دے اک نئے انداز میں
بختِ خفتہ جاگ اٹھے ایک ہی آواز میں
چھیڑ راگ ایسا سریلا اک نرالے ساز میں
اہلِ محفل کو سنا دے یہ پیامِ آخری
دورِ ابراہیمؑ آیا ہو چکی ہے آذری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مصباح

قادیان دار الامان ۔ مورخہ یکم نومبر ۳۷ء

ظہور احمدیت

؎ وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا
(حضرت مسیح موعود)

ہر انسان کے لئے اللہ تعالیٰ نے دو زندگیاں مقرر فرمائی ہیں۔ ایک جسمانی زندگی اور ایک رُوحانی زندگی۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جب ہمارے جسمانی حصّہ کو پیاس محسوس ہوتی ہے تو ہم پانی سے بجھاتے ہیں۔ اِسی طرح رُوحانی جسم کو یا رُوحانی زمینوں کو جب پیاس محسوس ہوتی ہے۔ تو جیسے جسمانی پیاس کو جسمانی پانی بجھا سکتا ہے۔ ویسے ہی رُوحانی پیاس کے بجھانے کے لئے بھی رُوحانی پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو جیسے اللہ تعالیٰ خشک موسم کے بعد موسم برسات بھی لاتا ہے۔ ویسا ہی اللہ تعالیٰ کا قانون رُوحانی خشک موسم کے لئے ہے۔ کہ اُس کے لئے بھی رُوحانی برسات لاتا ہے؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظہور بھی اس رُوحانی خشک موسم میں ہی ہوا۔ چنانچہ اُسوقت کی حالت کا اگر نقشہ دیکھا جائے تو معلوم ہوگا۔ اُسوقت دنیا کا کیا حال تھا۔ اکثر شریر شراب کے عادی۔ جوئے باز زناکار۔ سُود خور۔ مال حرام کھانیوالے۔ ناحق قتل کرنیوالے۔ غرضیکہ جس حد تک بُرائی دنیا میں ہوسکتی ہے دُنیا والے اسمیں مبتلاء تھے۔ اُسوقت اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کی حالت پر رحم کرتے ہوئے رحمت کا بادل بھیجا۔ اور اُن رُوحانی پانی سے خشک دلوں کو اُس ابرِ رحمت کے پانی سے سیراب کیا؛

نبی کریم صلعم کا زمانہ گذر گیا۔ آپؐ کے بعد ایک اور زمانہ ایسا ہی آنیوالا تھا۔ جسکا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے بشارت بھی فرمائی ہے۔ کہ اُس کے ساتھ ابرِ رحمت بھی ہوگا۔ جیسا کہ فرمایا ہے:۔ ما کان اللّٰہ لیذر المؤمنین علٰی ما انتم علیہ حتّٰی یمیز الخبیث مِن الطیب وما کان اللّٰہ لیطلعکم علی الغیب ولکنّ اللّٰہ یجتبی مِن رسلہٖ من یشاء فاٰمنوا باللّٰہ ورسولہ وان تؤمنوا وتتقوا فلکم اجرٌ عظیمٌ (آل عمران ع ۱۷) خدا تعالیٰ مومنوں کو اِس حالت پر نہیں چھوڑے گا جس پر کہ اَے مومنو تم اِسوقت ہو۔ یہانتک کہ پاک اور

ناپاک میں تمیز کردیگا۔ خدا تعالیٰ ہر ایک مومن کو غیب پر اطلاع نہیں دے گا۔ (کہ فلاں نیک ہے یا ناپاک) بلکہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہیگا بھیجیگا۔ (اور ان سے پاک اور ناپاک میں تمیز کریگا۔) پس اے مسلمانوں اللہ اور اسکے رسولوں پر ایمان لانا اگر تم ایمان لاؤ گے۔ اور تقویٰ اختیار کرو گے تو تم کو بہت بڑا اجر ملیگا؛

یہ صورت مدنی ہے اور آنحضرت صلعم کی نبوت کے کم از کم تیرہ سال بعد ...... نازل ہوئی۔ یعنی اُسوقت مومن اور غیر مومن میں تمیز ہو چکی تھی۔ اور دوسرے چونکہ فعل "یجتبی"۔ مضارع حال اور مستقبل دونوں کے لئے استعمال ہو سکتا ہے۔ اسلئے یہ ساری آیت ہی ایک پیشگوئی کا حکم رکھتی ہے مطلب یہ ہے کہ اے مسلمانوں پھر تم میں ایک زمانہ ایسا آنیوالا ہے۔ کہ جب تم میں خبیث روحیں بھی پیدا ہو جائینگی۔ اُسوقت تم میں سے ایسا کوئی نبی ہوگا جو کہ خبیث اور سعید کو علیحدہ علیحدہ کردے۔ ہاں پھر اُسوقت اللہ تعالیٰ اپنا رسول بھیجے گا۔ کہ جو سعید روحوں کو خبیث روحوں سے علیحدہ کردیگا۔ یعنی سعید لوگ اُس پر ایمان لے آویں گے۔ اور اس طرح خبیث اور سعید میں فرق ظاہر ہو جاوے گا؛

سو اس زمانہ کے علماء کے متعلق اور زمانے کی حالت کے متعلق نبی کریم صلعم فرماتے ہیں:۔ لا یبقیٰ مِن الاسلام اِلّا اسمہٗ ولا یبقیٰ من القرآن اِلّا رسمُہٗ مساجدھم عامرۃٌ وھی خرابٌ مِن الھُدیٰ وعلماء ھم شرٌ من تحت ادیم السماءِ (مشکوٰۃ ص۳۸ کتاب العلم)

کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائیگا۔ اور قرآن کے صرف الفاظ۔ مسجدیں بظاہر آباد ہوں گی۔ مگر ہدایت سے خالی اور علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہونگے؛

اب دیکھنا یہ چاہیئے کہ موجودہ زمانے میں یہ حالت ہے کہ نہیں؟ چنانچہ اخبار اہلحدیث ۱۴ جون ۱۹۱۲ء ملاحظہ ہو:۔

"سچی بات تو یہ ہے کہ ہم میں سے قرآن مجید بالکل اُٹھ چکا ہے۔ فرضی طور پر ہم قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں۔ مگر واللہ دل سے اِسے معمولی اور بہت معمولی کتاب جانتے ہیں۔"

پھر دیکھیں اقتراب الساعۃ ص۱۲ "اب اسلام کا صرف نام قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں۔ لیکن بالکل ویران ہیں۔ علماء اِس اُمت کے بدتر ان کے ہیں"؛

اے عقلمندو! جبکہ زمانہ پکار پکار مسلمانوں کی رُوحانی حالت زار بیان کر رہا ہے۔ اور کفر ہے۔ کہ اُس نے اسلام کو کمزور سمجھکر اسے کھانا شروع کر دیا ہے۔ ہاں اب جبکہ دین کی حالت بالکل اس بیمار بچے زین العابدین کی سی ہوگئی ہے۔ جبکہ اُنکا کوئی بھی حال پرساں نہیں رہا تھا۔ اور وہ بیمار بچہ اپنے عزیزوں کی شہادتیں سُنتا اور دیکھتا تھا۔ لیکن سوائے چارپائی پر تڑپنے کے کچھ نہیں کر سکتا تھا؛

بالکل وہی ہاں بالکل وہی حالت آج دین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی ہے۔ کفر نے تمہارے اُن صدق کے قلعوں کو جو تمہارے بزرگوں نے بنائے تھے چھید ڈالا ہے ہزاروں کی تعداد میں مسلمان مرتد ہو چکے ہیں۔ اور تم ہو کہ اُن کاہلوں کی طرح جو ایک سڑک کے کنارے پڑے ہوئے سو رہے تھے۔ کہ ایک چھکڑے والا چھکڑا لیکر اس طرف سے گذرا تو اُن سے کہا کہ بھائی ذرا ایک طرف ہو جانا۔ ایک جو اُن میں سے جاگتا تھا اُس نے کہا کہ بھائی میری ٹانگیں پکڑ کر ایک طرف کردو۔ یہ میرے ساتھ والا تو اتنا سُست ہے کہ ساری رات کُتا میرا منہ چاٹتا رہا ہے۔ اور اس نے ہشت تک نہیں کی۔ سو اللہ تعالیٰ تمہاری حالت پر رحم کرے۔ تمہاری حالت بالکل ویسی ہی ہے۔ کفر و ارتداد کا کُتا مونہوں کو چاٹ رہا ہے۔ لیکن تم ہو کہ ہشت تک نہیں کر سکتے ۔

سُنو! اللہ تعالیٰ نے اس رُوحانی قحط سالی کو دیکھتے ہوئے اپنے فضل کا پانی بھیجا ہے۔ تاکہ اُن رُوحانی کھیتوں کو جو خشک ہو چکے تھے سیراب کرے۔ اللہ تعالیٰ نے سرزمین پنجاب کو شرف قبولیت بخشا ہے۔ اور اسمیں وہ چشمہ جاری فرمایا ہے جس سے کہ پانی پئے بغیر ... کوئی رُوح حقیقی تسلی نہیں پا سکتی۔ یہ پانی حضرت میرزا غلام احمدؑ قادیانی علیہ السلام کے قدموں میں آنے سے ملتا ہے۔ کیونکہ دراصل خدا کے انبیاء ہی روحانی چشمے ہوتے ہیں۔ رُوحانی پیاسوں کو میری طرف سے مبارک ہو کہ اب پیاس سے تڑپنے کے دن ختم ہو گئے ہیں۔ آؤ اور اپنی پیاس بجھا کر اپنے سینوں کو ٹھنڈا کرو۔ (غ - ح - قادیان)

فضیلت حضرت ابوبکرؓ

خلفاء راشدین کی فضیلت کا مسئلہ بہت تفرقہ کا موجب رہا ہے اور ہے۔ ایک کو دوسرے پر اسقدر فضیلت دی گئی ہے۔ کہ اوروں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے اور اُن صفات کاملہ کو جنکا کہ وہ مظہر تھے۔ پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ دریں حالیکہ اگر ہم تاریخ کو سامنے رکھیں تو بالکل صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اُن خلفاء میں سے ہر ایک میں ایک ایک صفت اس قدر کمال کو پہنچ چکی ہوئی تھی جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اسی لحاظ سے اُس کو دوسروں پر فضیلت حاصل تھی۔ اس سے یہ نہیں خیال کرنا چاہیئے کہ وہ باقی صفات کے مظہر نہ تھے۔ تھے اور ضرور تھے۔ حضرت نبی کریم صلعم خدا کی صفات کے مظہر تھے۔ اور یہ چاروں صفات نبوی کے مظہر یعنی حضرت عمرؓ سیاست ملکی میں سب سے افضل تھے۔ حضرت عثمانؓ حیا میں حضرت علیؓ شجاعت میں اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ایمان حق الیقین کے درجے تک پہنچا ہوا تھا۔

یہ مرتبہ آپکو اُسوقت عطا ہوا۔ جبکہ آپ غار ثور میں مشرکین کی آنکھوں میں خاک ڈالکر جا چھپے تھے۔ مشرکین کے قدموں کی آہٹ غار کے اندر سنائی دی حضرت ابوبکرؓ نے خیال کیا کہ دشمن سر پر آگیا ہے۔ اور اس خوف سے کہ مشرکین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینگے۔ بے قرار ہونے لگے۔ آہ یہ وقت وہ وقت تھا جبکہ بڑے بڑے دلیر۔ بہادر سے بہادر بھی کانپ اُٹھتے ہیں۔ مگر اسوقت دو جانیں۔ بے سرو سامان جانیں دشمن کے نرغہ میں تھیں۔ اُسوقت اُس ہادیٔ اکمل نے فرمایا۔ یہ فرمان کیا تھا یہ ایک زبردست پیشینگوئی تھی جو ایسے مخالف حالات میں کی گئی کہ اگر کوئی اور ہوتا تو نامعلوم کیا کیا کہتا۔ آپؐ نے فرمایا:-

لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ

یہ سکینت کیا تھی۔ بس یہ کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اکبر کے سامنے سے تمام پردے دُور کردیئے۔ اور دکھادیا کہ تم جس جان کی فکر کر رہے ہو جس کی تکلیف کے خیال سے تم حزن کر رہے ہو ہم اسکو ایسا عظیم الشان پُر جلال بادشاہ بنانیوالے ہیں کہ دنیا دیکھے گی۔ اور دست بدنداں ہو کر رہ جائیگی۔

یہ مشاہدہ بالکل ایسا ہی مشاہدہ تھا جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ کا تھا۔ آپنے فرمایا تھا۔ کہ اے اللہ تو دکھا کہ مُردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:- "کیا تجھے ایمان نہیں ہے۔ جواب ملا۔ "ایمان تو ہے۔ ولکن لیطمئن قلبی" لیکن میں اطمینان قلب چاہتا ہوں۔ اس موقعہ پر اطمینان قلب استعمال کیا گیا ہے۔ اور وہاں سکینت کا لفظ آیا ہے۔ ہیں تو دونوں مختلف مگر معنے ایک رکھتے ہیں۔ جو درجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس سے حاصل ہوا تھا۔ وہی درجہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اکبر کو ملا۔ اس کا ثبوت آپنے اپنی آیندہ زندگی میں دیا۔ اسلئے

اب روایات اور واقعات تاریخ کو لیتا ہوں۔ جو کہ بغیر کسی مغالطے کے فضیلت کو ظاہر کرتی ہیں؛

حضور نبی کریم صلعم نے اپنی وفات سے چند روز قبل ایک لشکر کو اسامہ کی سرکردگی میں سرحد شام پر روانہ کیا تھا۔ یہ لشکر ابھی مقام حذف کے کمپ میں جمع تھا۔ کہ آپؐ بیمار ہو گئے۔ اسپر سالار لشکر اسامہ اور چند آدمی مدینہ میں آگئے۔ جب کچھ افاقہ ہوا تو واپس چلے گئے۔ اور تیاری شروع ہوئی۔ یہ لشکر کوچ کرنے کو تیار ہی تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کی خبر پہنچی اسلئے سردار لشکر پھر مدینہ میں آگئے؛

اب حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو خلافت کے منصب پر رونق افروز کیا گیا۔ اطلاع پہنچی کہ وفات کی خبر سے قبائل عرب میں شورش شروع ہو گئی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے مشورہ دیا کہ اسامہ کے لشکر کو روک دیا جائے۔ کیونکہ اسوقت دور اندیشی اور مصلحت ملکی اس بات کی مقتضی تھی۔ مگر جناب خلیفہ اوّل رضؓ نے تمام ملکی مصالح دُور اندیشی حزم احتیاط اور سیاست کو بالائے طاق رکھکر صرف کامل و اکمل ایمان کو مدنظر رکھا۔ اور صحابہؓ کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا۔ "اس لشکر اسلام کو جسے آنحضرتؐ نے سرحد شام پر جانے کا حکم دے رکھا ہے۔ ہرگز ہرگز نہیں روک سکتا۔ خواہ ہمکو کیسی ہی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے۔ خواہ ہم پر کیسا طوفان نازل ہو مگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لشکر کو ضرور جانا ہوگا۔ اس پر اکابر صحابہؓ تو یختہ ایمان دیکھ کر چپ ہو گئے۔ مگر بعض نے فرمایا۔ کہ اگر آپؓ لشکر کو روکنے کا حکم نہیں دیتے تو کم از کم اسامہ کی جگہ کوئی اور تجربہ کار رسالدار لشکر مقرر فرما دیں۔ اسپر آپؓ جوش میں آ گئے۔ اور فرمایا:۔ "اے لوگو تم مجھکو بُرا مشورہ دیتے ہو۔ جس شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے دستِ مبارک سے امارت کا عَلَم دیا ہے اس کو تبدیل کر کے مَیں اور کسی کو امیر لشکر مقرر کروں؟ بس جو کچھ حضورؐ آپ کر گئے ہیں اُس کے خلاف کچھ نہیں ہوگا" یہ کہکر خود لشکر میں گئے۔ اور کوچ کا حکم دیدیا۔ اور آپؓ سالار لشکر کی رکاب تھام کر ساتھ دُور تک گئے۔ اسامہ نے بہت کوشش کی۔ کہ گھوڑے سے اُترے۔ مگر آپ نے نہ اترنے دیا۔ اور فرمایا کہ مَیں جتنے قدم تمہارے ساتھ جا رہا ہوں اتنے ہی قدم مَیں بہشت کی طرف بڑھ رہا ہوں"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اکثر قبائل عرب مرتد ہو گئے۔ اور کہنے لگے ہم نمازیں تو ادا کر لیا کریں گے مگر زکوٰۃ نہیں ادا کر سکتے۔ اس پر صحابہ رضؓ نے مشورہ دیا کہ ان کے ساتھ نرم برتاؤ کیا جاوے۔ تاکہ یہ بیدین ہو کر ہلاک نہ ہو جاویں۔ اور ملک میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑک کر اسلام کو صدمہ نہ پہنچائے۔ جو حضرات احکام شریعت کی پابندی کرانے میں نہایت مشہور تھے اس موقعہ پر شورش دیکھ کر وہ بھی گھبرا گئے۔ اور نرمی کی سفارش کرنے لگے۔ اس پر حضرت خلیفہ اول رضؓ نے ناراض ہو کر فرمایا۔ مجھ کو ایسے مشورے کیوں دیتے ہو۔ یاد رکھو یہ لوگ اس مال زکوٰۃ میں سے جو وہ آنحضرتؐ کے وقت ادا کیا کرتے تھے۔ اونٹ باندھنے کی رسّی بھی کم کریں گے تو مَیں اُن سے برابر جہاد کرونگا۔ خواہ تم سب کے سب مجھکو چھوڑ جاؤ۔ برابر مقابلہ کرتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ قتل ہو جاؤں۔ یہ سُنکر حضرت عمرؓ فرمانے لگے۔ ہم سب کی رائے نرم سلوک کرنے کی تھی۔ مگر خداوند کریم نے ابو بکرؓ کا سینہ کھول کر ہم سب کو غلطی سے بچا لیا۔

حضرت خالدؓ بن ولید نے مالک بن نویرہ کو جو مُرتد ہو گیا تھا۔ اور زکوٰۃ دینے سے انکار کرتا تھا قتل کر دیا اسپر حضرت عمرؓ نے شکایت کی خالدؓ نے مالک بن نویرہ کو جو کہ سچّا مُسلمان تھا قتل کر دیا ہے۔ اسلئے خالدؓ سے قصاص کا مطالبہ کیا جاوے۔ مگر آپؓ نے نہ مانا۔ اسپر زور دیا گیا۔ کہ آپؓ خالد کو بلا کر اُن سے دریافت تو کریں۔ چنانچہ آپکو بلایا گیا۔ اور جواب طلب کیا گیا۔ اس پر حضرت خالدؓ نے جواب دیا۔ اے خلیفۃ الرسول آپکو معلوم ہے کہ رسُول صلعم نے مجھ کو سیف اللہ کا خطاب دیا ہے۔ کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ سیف اللہ یعنی الٰہی تلوار کسی کو بغیر قصُور کے قتل کر دے۔ اس پر حضرت صدیق کانپ اُٹھے اور کہنے لگے۔ واقعی الٰہی تلوار قتل نہیں کر سکتی کسی کو بغیر قصُور کے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس موقعہ پر کسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مسلم تاریخ دان کی رائے کو بھی مدّنظر رکھا جاوے چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

ایڈورڈ گبن لکھتا ہے:۔

"رومی سلطنت بڑی طاقتور اور زبردست سلطنت تھی۔ اس کی عظیم فتوحات کے زمانہ میں بھی اسکو کبھی یہ ہمّت اور حوصلہ پیدا نہیں ہوُا۔ کہ ایک دشمن کے ساتھ جنگ ختم کرنے سے قبل دوسرے دشمن کے ساتھ زور آزمائی کرے مگر خلیفہ اوّل رضؓ نے اُس ایمانی قوت کے زور پر رُوم اور ایران دونوں زبردست سلطنتوں کے ساتھ ایک ہی وقت نسبتاً نہایت کم فوج اور سامانِ حرب کے۔۔۔۔ جنگ شروع کردی"

اگر تاریخی واقعات دیکھے جائیں تو بہت سے ثبوت مل سکتے ہیں۔ جو اس بات کے شاہد ہیں۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو ایمان میں تمام صحابہ رضؓ پر فوقیت اور فضیلت تھی۔ مگر اس کو اس جگہ ختم کرکے مناسب ہے۔ کہ بزرگانِ عظام کے اقوال میں سے کچھ دیدیا جائے سو ملاحظہ ہو:۔

"ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین کی خدمت میں حاضر ہوکر دریافت کیا۔ کہ رسُول اللہ کی جناب میں حضرت ابوبکر رضؓ اور عمر رضؓ کا کیا مرتبہ ہے۔ فرمایا وہی جو اسوقت بھی ہے (یعنی روضۂ اقدس میں سب سے قرب حاصل ہے۔ سجّاد) (امام محمدؒ)

"حضرت امام باقرؒ سے روایت ہے۔ کہ جو شخص حضرت ابوبکر رضؓ کی فضیلت کو نہیں جانتا وہ سُنّت نبویؐ کو نہیں جانتا" (امام محمدؒ)

اِس موقعہ پر ذرا شان صدیقی ملاحظہ فرمائیے۔ مسیلمہ کذّاب سے معرکہ ہے۔ روم و ایران کے شیروں سے مقابلہ ہے۔ محلّہ کی لڑکیوں کی فرمائش پر بکریاں دوہی جارہی ہیں۔ راستہ میں بچّے بابا بابا کہہ کر چمٹ رہے ہیں۔ نواح مدینہ میں ایک بڑھیا کی خدمت اس اہتمام سے ہورہی ہے۔ کہ حضرت عمر رضؓ بھی سبقت نہیں لے جاسکے۔ کاندھے پر کپڑوں کا گٹھا ہے۔ اور مدینہ کے بازاروں میں خرید و فروخت کرکر اہل و عیال کی روزی کا سامان کررہے ہیں۔ مدینہ پر حملہ ہوتا ہے۔ تو لشکر کی کمان بھی کرتے ہیں۔ میدانِ جنگ کا خاکہ تیار کرکے امیروں کے حوالے کرتے ہیں۔ عراق کی مہم میں یہ بھی اہتمام ہے کہ ملک کی آبادی میں فرق نہ آئے۔ زراعت و اہل زراعت تباہ نہوں۔ بندوبست اراضی کو ہدایات جاری ہوتی ہیں۔ کلام مجید اور حدیث کی خدمت ہورہی ہے فقہ کے اصول مرتب ہوتے ہیں۔ دین کی مشکل کے مسئلے حل کئے جاتے ہیں۔ ذکر کی تلقین ہوتی ہے غرض ایک ہی وقت میں بادشاہ اور درویش مفسر محدّث۔ فقیہ۔ الوالعزم اور مسکین۔ سپہ سالار اور بالیات کا حاکم تاجر سب کچھ ہیں۔ اور دنیا سے جاتے ہیں تو دنیا سے پاک وصاف۔ نہ ملک ورثہ کیلئے چھوڑتے ہیں نہ روپیہ نہ جائیداد۔ پُرانی چادروں کا کفن بنایا جاتا ہے۔ اور بموجب وصیّت خلیفہ رسول اللہؐ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۱۵

عورت

عورت فطرت کا شاہکار ہے ۔ (کنفیوشس)

خوبصورت عورت ایک لعل ہے۔ اور نیک عورت ایک خزانہ .... (سینڈری)

گھر میں داخل ہونے پر ایک بیوی کا پُرخلوص خیر مقدم زندگی کا بہترین حصہ ہے ... (ولسن)

(ا) مرد میدان کے لئے پیدا ہوا ہے۔ اور عورت گھر کے لئے (ب) مرد تلوار کے لئے اور عورت روٹی کے لئے (ج) مرد حکومت کے لئے اور عورت فرمانبرداری کے لئے (د) مرد دماغ کے ساتھ اور عورت دل کے ساتھ ...... (ٹینی سن)

عورت عظیم الشان کاموں کے آغاز کی محرک ہے (ڈیبارٹن)

عورت کے دل میں جب رحم کا جذبہ کارفرما ہو تو اس سے زیادہ پُراز احساس چیز دنیا بھر میں ملنی محال ہے .... (لوتھر)

جو کچھ مجھ میں ہے۔ میری ماں نے بخشا ہے۔

"تین"

(۱) ان تین چیزوں کو حاصل کرنے کی علی الاطلاق سعی کرو - اچھی کتاب - اچھی صحبت اور اچھی عادت ۔

(۲) ان تین باتوں سے اپنے دامن کو پاک رکھنے کی کوشش کرو - حسد نامعقول گفتگو اور نامناسب ہنسی مذاق ۔

(۳) ان تین چیزوں سے بچو - بے مروتی - غرور اور کسی کے احسان لینے سے ۔

(الراقم ف - رحیم - قادیان)

کباب ماہی عمدہ ترکیب سے

مچھلی ایک سیر - گھی پاؤ بھر - دہی آدھ پاؤ - سونف و زیرہ سفید لہسن ہر ایک ایک چھٹانک - بیسن خام چنے کا ایک چھٹانک - میٹھا تیل آدھ پاؤ - لونگ الائچی دارچینی ہر ایک دو ماشہ زعفران ایک ماشہ - انڈا ایک عدد - مرچ سیاہ و سُرخ ہر ایک چھ ماشہ - پیاز پاؤ بھر - ادرک آدھ پاؤ - نمک تین تولہ - شکر سفید عرق لیموں ہر ایک پاؤ بھر - بیسن بھونے چنے کا آدھ پاؤ - دھنیا دو تولہ ۔ **ترکیب** :- پہلے مچھلی کی آلائش دُور کر کے تیل و زیرہ و سونف و لہسن و بیسن خام سے خوب مَل مَل کر دو تین مرتبہ دھوئیے - بعدہٗ اس پر ایک کپڑا لپیٹ کر اوپر اس کے چکنی مٹی بقدر آدھ آدھ انگل کے ہر طرف لپیٹ کر بھاڑ میں دبا دیں یا خالی کپڑا اُس پر لپیٹ کر ایک پتیلی میں پانی کھولا کر اور اس پر دو لکڑیاں رکھ کر مچھلی ان پر رکھدیں اور اوپر سے سرپوش ڈھانک کر آٹا لگا کر منہ خام کر دیں ان دونوں صورتوں میں اس کا گوشت گل جائیگا - اسوقت اسکے سب کانٹے نکالکر صاف گوشت کر دیں بعد اس کے لونگ الائچی مرچ سیاہ و سُرخ زیرہ دارچینی - بھونے چنے کا بیسن اور دیگر مصالح معہ دہی نمک وغیرہ باہم ملا کر اس گوشت میں ملا دیں - اور اگر منظور ہو تو ایک سانچہ مچھلی کا لیکر اس میں وہ گوشت مصالح آمیز رکھ کر بصورت مچھلی بنا دیں اور نہیں تو ٹکیاں یا گولے بنا کر کھپاچیں آگ پر بچھا کر رکھیں الٹ پلٹ کرتے جائیں - جب سخت ہو جائیں - تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھی میں ڈالکر بریاں کریں۔ بعد اس کے چاشنی شکر اور لیموں کی تیار کر کے اس میں ڈالدیں اور آگ پر رکھکر پکنے دیں۔ جب چاشنی جذب ہو جائے۔ تو اتار لیں اور اوپر سے زعفران ڈالکر نوش فرمائیں۔ انشاء اللہ نہایت لذیذ اور مزیدار ثابت ہوگا۔

(راقمہ عاجزہ خاکسارہ لیاقت زمانی بیگم بلب گڑھ)
(ضلع گوڑ گانواں)

رپورٹ ہائے لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کوئٹہ

۱۲ر اگست ۱۹۳۴ء کو خانصاحب جناب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کے مکان پر بوقت پانچ بجے منعقد ہوا۔

اس اجلاس میں اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب نے کوئٹہ میں لجنہ اماء اللہ مستقل طور پر قائم کرنے کی تجویز پیش کی اور سب بہنوں نے خوشنودی ظاہر کی پھر محترمہ بہن افضل النساء بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبہ محمد عمر خانصاحب سپروائیزر۔ داہرہ کینال کو پریذیڈنٹ اور خاکسارہ راقمہ حروف کو سیکرٹری بنانے کا اعلان کیا گیا۔ بہنوں کی شربت پانی سے تواضع کی گئی۔

دوسرا اجلاس

۲۶ر اگست صاحب ممدوح کے مکان پر بوقت شام ۵ بجے سے ۷ بجے تک منعقد ہوا۔ کیونکہ دراصل لجنہ کا یہی پہلا اجلاس تھا۔ کارروائی باقاعدہ کی گئی۔ سب سے پہلی تقریر جناب مولوی احمد جان صاحب جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ کوئٹہ کی تھی۔ جس میں انہوں نے عورتوں کو بہت عمدہ نصائح فرمائیں۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد فرخندہ جبین و ثریا جبین نے نظم پڑھی۔ پھر محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ نے اپنا مضمون پڑھا۔ اسکے بعد جمیلہ بنت پریذیڈنٹ صاحبہ سلطان نے نماز پر مضمون پڑھا۔ اور بنت ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب جمیلہ بیگم نے آنحضرتؐ کی قوت قدسی پر مضمون پڑھا۔ اسکے بعد بہنوں سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا اور تاکید کی گئی کہ سب بہنیں بڑے شوق اور اہتمام سے ہر جلسے میں شریک ہونیکی کوشش کیا کریں۔ اور اپنی لجنہ کو مضبوط بنانے کی سعی فرمائیں۔ اور ترقی کے میدان میں قدم رکھیں۔ اسکے بعد صاحب خانہ نے شربت وغیرہ سے تواضع کی اور جلسہ بخیر و خوبی برخاست ہوا۔

تیسرا اجلاس

مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۳۴ء لجنہ اماء اللہ کا تیسرا اجلاس پندرہ روزہ اجلاس جناب خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب کے مکان پر بصدارت محترمہ افضل النساء بیگم صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ منعقد ہوا۔ سب سے پہلے مولوی احمد جان صاحب جنرل سیکرٹری نے ایک بصیرت افروز خطبہ فرمایا۔ جسکا مفہوم یہ تھا کہ احمدی بہنیں اپنے تئیں عضو معطل کیطرح ساکت نہ رکھیں بلکہ وقت کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے عمل کے میدان میں قدم رکھیں اور یکجہتی اتفاق و اتحاد سے کام میں لگ جائیں۔ آپنے بار بار ناصحانہ انداز میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہنوں کو مِل کر اور اتفاق و اتحاد سے کام کرنے کی نصیحت فرمائی۔ پھر حمیدہ سلطان (دختر نیک اختر پریذیڈنٹ صاحبہ) نے اپنا مضمون ماں باپ کی اطاعت پر سُنایا۔ پھر محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ نے اپنا مضمون سنایا جو نہائیت قابلیت سے لکھا ہوا تھا۔ جس میں بہنوں کو نہائیت ہی مفید نصائح سے مستفید فرمایا۔ محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ خاص طور پر بہنوں کی تربیت کا خیال رکھتی ہیں۔ اس دفعہ بہنوں کو کلمہ طیبہ با ترجمہ نیز نماز کا کچھ حصہ با ترجمہ یاد کرنے کی تلقین کی گئی۔ جو آئیندہ جلسہ پر سُنا جائیگا۔ مصباح کی خریداری کیطرف بہنوں کو خاص طور پر توجہ دلائی گئی۔ اور محترمہ موصوفہ نے فرمایا کہ ہمارا صرف یہی ایک زنانہ رسالہ ہے۔ جس کی ادارت مردوں کے ہاتھ میں ہے۔ غیروں کے زنانہ رسالے اور اخبارات کثرت سے نکلتے ہیں۔ اور سب کا انتظام اُن کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ اور عورتوں ہی کی سرپرستی میں اور اُنہیں کے زیر ادارت نکلتے ہیں۔ اور نہائیت ہی اعلیٰ کاغذ پر اور با تصویر ہوتے ہیں۔ ایک ہمارا مصباح ہے۔ جو نہائیت ہی معمولی حالت میں ہے۔ اور اسکی خریداری کیطرف سے بھی بے پرواہی برتی جاتی ہے۔ نہائیت ہی شرم اور غیرت کی بات ہے، کہ دوسرے زنانہ اخبار و رسائل بکثرت اور نہائیت آب و تاب سے نکلیں۔ اور ہمارا مصباح اپنا بوجھ بھی آپ نہ اُٹھا سکے۔ اور کئی ایک بہنوں نے سے مصباح کی خریداری کے وعدے بھی لکھوا لیئے۔ نیز زنانہ دستکاری کی نمائیش جو بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان میں ہوتی ہے۔ اس میں حصّہ لینے کے لیئے بہنوں میں تحریک کی گئی۔ اور کئی بہنوں سے وعدے بھی لکھوا لیئے گئے۔ کہ وہ ضرور اس خدمت دینی میں حصّہ لیں۔ پھر چندہ ماہواری کی تحریک کی گئی۔ ہر بہن نے حسب استطاعت چندہ دیا اور مستقل طور پر چندہ وصول کرنے کے لیئے ان کے نام درج رجسٹر کر لیئے گئے۔

چوتھا اجلاس

۲۳ ستمبر ۳۷ء لجنہ اماء اللہ کا چوتھا اجلاس حسب معمول کے مکان پر بصدارت محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ منعقد ہوا۔ سب سے پہلے مولوی ابو الفضل صاحب نے سورۃ نساء کی تفسیر نہائیت ہی عالمانہ رنگ میں کی اور نہائیت ہی وضاحت سے سورۃ پاک کے مطالب و معانی بیان فرمائے اور احسن پیرایہ میں مستورات کو قیمتی نصائح فرمائیں۔ خاکسارہ نے پریذیڈنٹ صاحبہ کا مضمون سنایا۔ جو اُنہوں نے اس کے جواب میں لکھا تھا۔ کہ آیا عورتیں مجلس مشاورت میں بحیثیت نمائیندہ شامل ہو سکتی ہیں یا نہیں۔ آپ نے با دلائل بتایا کہ عورتیں بیشک مجلس مشاورت میں نمائیندہ ہو سکتی ہیں۔ اور امثال و دلائل سے ثابت کیا۔ کہ عورتیں مردوں کے دوش بدوش کام کر سکتی ہیں۔ اور سیاسی و مذہبی اہم معاملات میں مردوں سے بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکتی اور مشورہ دے سکتی ہیں۔ غرضیکہ بہت ہی عالمانہ و فاضلانہ مضمون تھا۔ اسکے بعد ریزولیوشنز پاس ہوئے اور مستورات سے کلمہ طیبہ کا ترجمہ نیز نماز کا کچھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصہ باترجمہ صحیح قرأت کے ساتھ سنا گیا۔ اور آئندہ جلسے میں سننے کے لئے نماز کا کچھ حصہ باترجمہ یاد کرانیکی تاکید کی گئی۔ اور بہنوں کو مصباح کی خریداری اور اجرا کے لئے دوبارہ یاد دہانی کرائی اور تاکید کی گئی۔

دستکاری کیطرف خاص توجہ مبذول کرائی گئی۔ اسکے بعد صاحبِ خانہ بہن نے حاضرات کی تواضع چائے وغیرہ سے کی اور جلسہ برخواست ہوا۔

نوٹ:۔ چونکہ ہماری لجنہ بالکل ابتدائی حالت میں ہے۔ اور اسکے قیام کی مدت صرف دو ماہ ہے بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکے قائم رکھنے اور مضبوط بنانے کی توفیق عطاء فرمائے اور اس کی ترقی و فروغ میں اضافہ ہو۔ اور یہ لجنہ ہمارے پیارے امام و مطاع کی خواہشات کی حامل اور حضور کی خوشنودی کا باعث ہو۔ اس کا مستقبل نہایت ہی شاندار ہو۔ آمین اَللّٰھُمَّ آمین۔

(راقمہ خاکسارہ نواب بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کوئٹہ)

رپورٹ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۲۳ ستمبر یوم تبلیغ منایا گیا۔ جس کی تحریک پہلے سے انصار اللہ کے اجلاس اور لجنہ اماء اللہ کی کمیٹی کے ذریعہ سے ہو چکی تھی۔ ۲۹ ستمبر کی شام کو پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے خواتین کو بلا کر ٹریکٹ اور لیکچر سیالکوٹ کی کاپیاں اور ضروری ہدایات دیں۔ خواتین میں سے پچیس عورتوں نے اور تبلیغ حق کی کاپیاں خریدیں۔ چھ صد ٹریکٹ احمدیہ اور پچاس کاپیاں تبلیغ حق کی لجنہ اماء اللہ کیطرف سے تقسیم کی گئیں۔ جن میں سے دو صد ٹریکٹ احمدیہ غیر احمدی طالبات میں گھروں میں لے جانے کیلئے تقسیم کئے گئے پہلے طالبات اسکول کو اجلاس کی صورت میں ٹریکٹ وغیرہ پڑھکر ضروری ہدایات ذہن نشین کر دی گئیں۔ بعض خواتین چند ایک دیہات میں تبلیغ کیلئے گئیں۔ خاص طور پر اپنے رشتہ داروں میں تبلیغ کی گئی۔ خود ٹریکٹ وغیرہ پڑھکر سمجھائے گئے۔ اور سوالات و اعتراضات وغیرہ کے حسب لیاقت شافی جواب دیئے گئے۔ الغرض تبلیغ نہائت ذوق اور پورے اطمینان کے ساتھ ہر احمدی خاتون اور بالغ لڑکی نے کی تبلیغی لحاظ سے یوم تبلیغ نہائت کامیاب گذرا۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر)

رپورٹ لجنہ دھلی

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہماری لجنہ کے اجلاس باقاعدہ ہوتے رہتے ہیں۔ اور لجنہ ترقی کر رہی ہے چنانچہ لجنہ کی طرف سے ایک رسالہ حجت الاسلام شائع ہوا ہے دھلی میں جو انجمن سیف الاسلام کی طرف سے ہمارے خلاف ٹریکٹ ماہواری شائع ہوتے ہیں۔ اس رسالہ میں ان کے پانچ ٹریکٹوں کے جوابات موجود ہیں۔ اور سات کے جواب انشاء اللہ آئندہ دیئے جائینگے۔ اور یہ سلسلہ بھی انشاء اللہ جاری رہیگا۔

حسب دستور جلسہ بابو اعجاز حسین صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امیر جماعت احمدیہ کے مکان پر منعقد ہوا۔ اُمّ کلثوم نے محبت رسول پر مضمون سُنایا۔ جو نہایت پرجوش تھا۔ پھر صغرا بیگم صاحبہ ہمشیرہ خادم حسین صاحب نے غیرت دینی پر مضمون سنایا۔ پھر ہماری پریذیڈنٹ صاحبہ نے اسلامی تعلیم کی خصوصیت پر مضمون سنایا جو نہایت پُرجوش تھا۔ جسکا سامعین پر گہرا اثر پڑا۔ پھر اہلیہ صاحبہ غلام حسین صاحب نے سیرت رسول کریم پر نہایت پرجوش مضمون سنایا۔ پھر گلزار بیگم صاحبہ بنت غلام حسین صاحب نے مضمون سُنایا اور بتایا کہ ہم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کسی طرح جھوٹا قرار نہیں دے سکتے۔ اس کے بعد اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب (فنانشل سیکرٹری صاحب) نے صداقت مسیح پر تقریر کرتے ہوئے بہنوں کو چندے کیطرف متوجہ کیا۔

(راقمہ خاکسار، مبارکہ سُلطان نائب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دھلی)

لجنہ اماءُ اللہ پشاور

بتاریخ ۷ اکتوبر ۳۴ء گیارہ بجے صبح

لجنہ اماء اللہ کا ماہواری جلسہ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ پہلے اہلیہ قاضی محمد یوسف صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی بعد میں خاکسارہ نے جلسہ کے قواعد ضروری بیان کئے اور اہلیہ قاضی محمد یوسف صاحب نے نظم پڑھی۔ آخیر میں پریذیڈنٹ صاحبہ فاتحہ بیگم نے ہمدردی پر تقریر کی اور جلسہ سالانہ کے لئے دوبارہ چندہ کی توجہ دلائی جلسہ دعا پر برخاست ہُوا۔ افسوس کہ مستورات کی تعداد بہت کم تھی۔

(ع۔ ب۔ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پشاور)

لجنہ کے ضروری قواعد

آج جلسہ میں لجنہ اماء اللہ کے متعلق چند ضروری باتیں سنانا ہیں ۔۔۔ امید ہے کہ بہنیں اور مائیں غور سے سنیں گی۔ اور اس پر عمل کرنے کی کوشش فرمائینگی۔

(۱) جلسہ میں وقت کی پابندی سب سے زیادہ ضروری ہے۔ اور سب ممبرانِ لجنہ کا یہ فرض ہے کہ وہ وقت پر جلسہ گاہ میں پہنچیں۔ اور جتنی جلدی اُن سے ہو سکے گھر کے کاموں سے فراغت حاصل کر کے جلسہ میں آئیں۔ کیونکہ بعض خواتین اسوقت پہنچتی ہیں جب جلسہ شروع ہو کر خاصی دیر گذر جاتی ہے۔ اور کئی ایک مضمون سننے یا سنانے سے وہ رہ جاتی ہیں۔

(۲) دوسری اشد ضروری بات یہ ہے۔ کہ جسوقت جلسہ شروع ہو جائے۔ سب خواتین سر جھکا کر اور خاموش ہو کر بیٹھ جائیں۔ جلسہ کیوقت اِدھر اُدھر کی باتیں کرنا یا ایک دوسرے کی خیر خبر پوچھنا نہایت ہی بد تہذیبی ہے۔ ہر ایک خاتون کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ جلسہ گاہ میں مضمون یا نظم نعت سُننے کے لئے خاموش رہے۔ اور ساتھ بیٹھنے والی کو بھی خاموش رہنے دیں۔ یہ مناسب نہیں۔ کہ ادھر تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری بیان ہو رہی ہو یا اور اچھی تقریر ہو۔ اور آپ ساتھ والیوں سے کپڑوں کا نرخ یا زیور بنانے کا پوچھ رہی ہیں۔ اِس طرح آپ کیا سمجھیں گی کہ پڑھنے والی کیا کہہ رہی ہے۔ اگر آپ سر جھکا کر خاموشی سے کان رکھیں تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپکو آسانی سمجھ آئیگی۔ بجائے اسکے کہ آپ پڑھنے والی کے منہ کیطرف دیکھیں۔ اگر آپکا یہ خیال ہو کہ ہم پڑھنے والی کے منہ کو دیکھتی رہیں تو خوب سمجھ آئیگی۔ تو ضروری ہے کہ آپ اسکے لباس یا چہرہ کے خدوخال میں محو ہو جائیں اور تقریر سننے سے آپ کا خیال ہٹ جائے۔ اِس لئے یہ طریقہ سننے کے لئے سب سے بہتر ہے۔ کہ آپ سب اپنے سروں کو جھکالیں۔ اِس طرح پڑھنے والی بھی خوب واضح طور سے سُنا سکے گی۔ اور سامنے دیکھنے والوں سے بھی شرمانے کا موقعہ نہ ملیگا ۞

(۳) تیسری بات یہ ہے۔ کہ اپنے بچّوں کا خاص دھیان رکھیں۔ کیونکہ جلسہ اکثر مسجد میں ہوتا رہتا ہے۔ اور مسجد کی صفائی اور پاکیزگی کا خیال رکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ سو مستورات کو یہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ چھوٹے بچے مسجد میں پاخانہ یا پیشاب نہ کرنے پائیں۔ اِس سے مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ چھوٹے بچے کھانے کی مختلف چیزیں لیکر اُس کے چھلکے یا کاغذ مسجد کے صحن میں پھینک دیتے ہیں۔ صفائی پسند عورتیں تو اپنے گھر کے صحن میں بھی چھلکے یا گند وغیرہ پسند نہیں کرتیں۔ پھر یہ تو خانۂ خدا ہے۔ اس کا تو خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ اور بچوں کو سمجھا دینا چاہیئے کہ وہ کھانے کی چیزیں لیکر صحن میں نہ آئیں ؞

(۴) چوتھی بات یہ ہے کہ جو خواتین لجنہ اماء اللہ میں شریک ہیں وہ لجنہ کی ممبر ہیں۔ اور ہر ممبر کا یہ فرض ہے کہ وہ مقررہ جلسہ سے غیر حاضر نہ رہا کرے۔ مگر اکثر ممبرات لجنہ جلسہ کی شرکت میں کوتاہی کرتی ہیں۔ اگر کسی وجہ سے آپ کسی جلسہ میں نہ آسکیں یا خدانخواستہ گھر میں کچھ بیماری وغیرہ ہو۔ تو آپ کو چاہیئے۔ کہ ایک رقعہ پر حال لکھکر جلسہ میں بھجوا دیں۔ تاکہ جلسہ والوں کو آپ کی غیر حاضری کی وجہ معلوم ہو۔ اور جلسہ کے خاتمہ پر سب مل کر آپ کے لئے دعا کریں۔ سو سب ممبروں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ جس دن وُہ جلسہ میں نہ آسکیں۔ ایک رقعہ لکھکر یا لکھوا کر بھیج دیا کریں۔ مہینہ میں صرف ایک بار جلسہ ہوتا ہے۔ اور اُس میں بھی آپ بلاوجہ نہ آئیں تو افسوس کا مقام ہے ؞

(۵) پانچویں بات یہ ہے۔ کہ جو ممبر پڑھ یا لکھ سکتی ہے۔ اُسے چاہیئے۔ کہ وُہ جلسہ میں کچھ پڑھ کر سُنایا کرے۔ اگر وہ خود کوئی مضمون یا نظم نہیں بنا سکتی تو کسی کتاب یا اخبار سے اچھا سا مفید سبق سنانے کی کوشش کرے۔ خصوصاً لڑکیوں کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ سنانے کی کوشش کریں۔ آہستہ آہستہ وُہ سیکھتی جائینگی۔ اور پھر وہ لمبی لمبی تقریریں کرنے کے قابل بنجائیں گی۔ اور جو علم اس کو خدا نے دیا۔ اُس سے فائدہ حاصل کریں گی۔ ایک دو دفعہ شرمائیں گی۔ پھر خود ہی نہایت شوق سے نظم یا مضمون پڑھیں گی ؞

اخیر میں یہ عرض ہے۔ کہ مصباح احمدی خواتین کا واحد اخبار ہے۔ جس میں اچھے اور مفید مضمون شائع ہوتے ہیں۔ اور ہر پندرہ روز بعد نہایت کارآمد باتوں سے پُر ہوتا ہے۔ مگر اُس کے خریدار بہت کم ہیں۔ اگر ہر ایک احمدی گھر میں مصباح

جاری ہو جائے۔ تو اس کی اشاعت زیادہ ہو جائیگی۔ سو سب احمدی خواتین کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ مصباح کی خریدار بنیں۔ اپنی لڑکیوں بہنوں سہیلیوں کو خریدار بنائیں۔ چندہ سالانہ صرف ڈھائی روپے ہے۔ اور دفتر مصباح قادیان سے شائع ہوتا ہے۔

(ع۔ ب۔ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پشاور)

تبلیغ

دنیا میں جسقدر مذاہب پائے جاتے ہیں۔ جن مذہبوں نے ترقی کی ہے۔ جن کے لاکھوں کروڑوں افراد متبع ہیں۔ اور جو بھی اپنے اپنے مذاہب پر مرمٹنے کو تیار ہیں۔ یہ سب تبلیغ کے ذریعہ۔ اگر تبلیغ نہ ہوتی اگر یہ آواز ایک دوسرے تک نہ پہنچائی جاتی۔ تو آج کسی مذہب کا نام و نشان تک نہ پایا جاتا۔

دنیا میں جسقدر پیغمبر آئے۔ جتنے بھی رسول و نبی دنیا والوں کی طرف بھیجے گئے۔ اُن سب نے تبلیغ کے نتیجہ میں اپنے نام لیوا اپنے بعد چھوڑے۔ دنیا میں جو بات جو چیز جو کام فروغ حاصل کرتا ہے۔ تبلیغ ہی کی برکت سے حاصل کرتا ہے۔ تمام پیغمبر و رسول و نبیوں کا مقصد و مدعا و مشن ایک تھا۔ یعنی لوگ گمراہی کو چھوڑ کر راہِ راست پر آئیں۔ وہ کس طرح؟ وہ اس طرح کہ وہ اپنے کو تکلیفوں و مصیبتوں میں ڈالکر طنز و استہزا سہکر لوگوں کو پیغام حق سُناتے تھے۔ اور کسی درد دُکھ کی پروا نہ کرتے تھے۔ پھر اُنمیں بعض بڑے بڑے اولوالعزم ہو گذرے ہیں۔ اگرچہ ہم سب پر بلا تفریق ایمان لاتے ہیں۔ کسی میں کمی بیشی نہیں کرتے۔ سب خدا کے پیارے دوست تھے۔ اور خداوند کریم ہر ایک کی اُن کے دشمنوں کے مقابل پر نصرت و تائید کرتا تھا لیکن پھر بھی اُنمیں بعض کو بعض پر فضیلت دی گئی ہے۔ اور یہ قرآن شریف سے ثابت ہے۔ پھر ہر ایک نبی اپنے زمانہ کے موافق اور لوگوں کی طبیعتوں کو دیکھکر تبلیغ کرتے تھے۔ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام خصم کے مقابل ان کے معبودوں کو بے دست و پا ثابت کرکے تبلیغ کرتے تھے۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام معجزے دکھاکر تبلیغ کرتے تھے۔ اگر حضرت مسیح تمثیلات بتاکر لوگوں کو راہِ حق کیطرف بلاتے تھے۔ تو سردارِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک طور سے کفار و مشرکین یہودیوں۔ عیسائیوں کو صراطِ مستقیم کی طرف تبلیغ فرماتے تھے۔ موقع و محل کو دیکھکر کہیں تو اپنے اقوال زرّین کے ذریعہ لوگوں کے دلوں کو مسخر فرماتے۔ تو کہیں اپنے افعالِ مبارک دکھاکر دلوں کو موہ لیتے تھے۔ کہیں تو قرآنِ پاک کی آیات سناکر امنا و صدقنا کی آواز بلند ہوتی۔ تو کہیں اپنے بے مثال نشانات و معجزات ظاہر فرماکر اپنا رسول برحق ہونا ثابت فرماتے۔ قرآن پاک میں آیا ہے۔ کہ تبلیغ نہایت احسن طریقے پر کرو۔ لوگوں کو بہت اچھے طور پر راستے کی طرف بلاؤ۔ اور بات اثر رکھنے والی کہو۔ پھر کسی کے معبودوں کو گالیاں بھی مت دو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ وہ بے علم ہونے کی وجہ سے تمہارے معبود کو گالی دینگے۔

تبلیغ کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطالعہ سے بہت سی راہیں ہم پر آسان ہوتی ہیں۔ ایکدفعہ ایک عیسائی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں رات مہمان رہا۔ وہ چونکہ بہت بھوکا تھا۔ اُس نے اتنا پیٹ بھرکر کھایا۔ کہ رات کو بستر ہی گندہ کردیا۔ اور صبح چپ چاپ چلدیا۔ جب کسی بھولی ہوئی چیز کے لینے کے لئے واپس آیا۔ اور رسول کریمؐ کو اپنے دست مبارک سے گندگی صاف کرتے دیکھا۔ تو اُسی وقت ایمان لے آیا۔

ایک دفعہ رسول اللہؐ نے ایک یہودی سے کچھ قرض لیا۔ یہودی مقررہ میعاد سے پہلے تقاضا کرنے آیا۔ اور لگا بد زبانی کرنے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا۔ تلوار نکال کر یہودی کو اُس کی بد زبانی کا مزہ چکھانے لگے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا۔ اور فرمانے لگے۔ اے عمرؓ تم کو چاہیئے تھا کہ مجھے دینے کو کہتے۔ اب اس کو اس کا قرض ادا کرکے کچھ زیادہ دو۔ یہودی یہ سُنکر سخت نادم ہوا۔ اور ایمان لے آیا۔

ایک دن دوپہر کو رسول کریم محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کے نیچے سو رہے تھے۔ تلوار درخت میں لٹکائی ہوئی تھی۔ کہ ایک کافر کا ادھر گذر ہوا۔ دیکھکر دل میں خوش ہوا۔ جھٹ تلوار اُٹھائی اور رسول خداؐ کو جگا کر کہا۔ اے محمدؐ اب تم کو مجھ سے کون چھوڑائیگا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ اللہ۔ یہ سُنکر کافر پر ایسی ہیبت طاری ہوئی۔ کہ تلوار اُس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلوار اُٹھاکر فرمایا۔ اب کہہ کہ تجھ کو کون مجھ سے چھوڑائیگا۔ وہ ڈر کے مارے تھر تھر کانپنے لگا۔ اور کہا۔ بغیر آپؐ کے کوئی نہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ایسا کیوں نہیں کہتا۔ کہ اللہ۔ اس شخص پر ایسا اثر ہوا۔ کہ فوراً مسلمان ہوگیا۔

ایسی کئی مثالیں ہیں۔ جنکا یہاں لکھنا خوف طوالت سے چھوڑتی ہوں۔ ان سے ہمیں تبلیغ کا طریقہ سیکھنا چاہیئے۔ کہیں تو صرف فعل مبارک نیک بخت کے ایمان کا موجب بنجاتا ہے۔ تو کہیں حضرت عمرؓ کا سمجھانا یہودی کے کام آتا ہے۔ پھر کہیں صرف اللہ کا پُر معنی نام دلوں کو مرعوب بناجاتا ہے۔ یہ ہے اُسوۂ حسنہ رسول پاکؐ کا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ۔

تبلیغ کیواسطے مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ بعض اوقات مقابل کی جانب سے اس قسم کا اعتراض ہوتا ہے۔ کہ جس کا پہلے سے ہمیں کوئی علم نہیں ہوتا۔ اس جگہ لاجواب ہونا گویا دشمن کو فتحمندی کا موقعہ دینا ہے۔ ہر قسم کا لٹریچر و مذہبی کتابیں پڑھنی چاہیئیں۔ سلسلہ کا لٹریچر پڑھنا نہایت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ ہر قسم کا مواد جمع ہوتا ہے۔ غیر مذاہب کی کتابیں بھی پڑھنی چاہیئیں۔ تاکہ تبلیغ کے لئے اُن کے مذہب کی واقفیت حاصل ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ نرمی و خندہ پیشانی سے کرنی چاہیئے۔ اگر کوئی ناگوار بات بھی سُنیں۔ تو اخلاقی جرأت سے کام لینا چاہیئے غور کریں عیسائی مرد و زن کس طریقہ سے تبلیغ کر رہے ہیں۔ عیسائی عورتیں لوگوں کے گھروں میں جا جا کر کسی قسم کا خوف نہ کرتے ہوئے عجیب طور سے تبلیغ کا اہم فرض ادا کر رہی ہیں۔ ایک انگریز مشنری خاتون ایک دفعہ ہم سے کہہ رہی تھی۔ کہ مَیں آفریدی عورتوں کا لباس پہنکر یاغستان تبلیغ کرنے جاتی ہُوں۔ ہم نے پوچھا۔ کہ تم آواز اور باتیں کیسی کرتی ہو۔ اُس نے کہا۔ کہ مَیں آواز بھی ویسی بنا لیتی ہُوں۔ اور باتیں بھی ویسی سیکھ لی ہیں۔ یہ ہیں اُن لوگوں کے حالات جو ہزاروں لاکھوں میل دُور سمندر پار جا کر ان اقوام کے گھروں میں بے دھڑک اور کچھ ڈر محسوس نہ کرتے ہوئے جاتی ...... ہیں۔ جو اُن کی خون کی پیاسی ہیں۔ مگر ایک مسلمان ہیں۔ کہ خوابِ خرگوش میں سوئے ہوئے ہیں۔ نہ اپنی کچھ فکر ہے۔ نہ اپنی قوم و مذہب کی۔ اگر کوئی عیسائی ہوتا ہے یا آریہ دھریہ ان کی بلا سے۔ یہ خود تو خدا کے فضل سے مُسلمان ہیں:۔

پھر سب سے زیادہ تعجب اِس پر آتا ہے۔ کہ اگر جماعت احمدیہ تبلیغ کرتی ہے۔ تو اسکے راستہ میں بھی روڑے اٹکاتے ہیں۔ نہ خود تبلیغ کرتے ہیں۔ نہ دُوسرے کو چھوڑتے ہیں۔ عجیب قماش کے لوگ ہیں۔ یہاں ایک واقعہ مجھے یاد آیا۔ ایک دفعہ ہم بہنیں زنانہ ہسپتال گئیں۔ میں ہمیشہ جب باہر کہیں جاتی ہوں تو ہینڈ بیگ تبلیغی ٹریکٹوں سے بھر کر لے جاتی ہوں۔ تا اگر کوئی ملے۔ تو تبلیغ کا موقعہ ہاتھ سے نہ جانے پائے۔ مَیں کمپونڈر اور نرس وغیرہ کو اندر جا کر ٹریکٹ دینے لگی۔ کہ باہر میری بہنوں کو کوئی بہن ملیں۔ اُنہوں نے میرا پوچھا۔ کہ یہ اندر کیا کر رہی ہے۔ میری بہنوں نے کہا۔ کہ یہ احمدی ہے۔ اور ان عیسائی بیبیوں کو تبلیغی پرچے دیتی ہے۔ مَیں باہر آئی تو اُنہوں نے دیکھتے ہی جھٹ پوچھا۔ کہ تم قادیانی کیوں ہو گئی ہو (حالانکہ اُس لڑکی کا مرحوم باپ احمدی تھا) مَیں جواب دینے نہ پائی تھی۔ کہ اُس کی نند نے شور مچایا۔ اور لگی کچھ اُلٹا پُلٹا کہنے۔ ایک بوڑھی عورت پاس کھڑی حیران و پریشان یہ سب باتیں سُن رہی تھی۔ آخر اُس سے نہ رہا گیا۔ پُوچھا۔ یہ قادیانی لوگ کیسے ہوتے ہیں۔ شور مچانیوالی نے کہا۔ یہ لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ راتوں کو اُٹھکر تہجد پڑھتے ہیں۔ چندے دیتے ہیں۔ لوگوں کے ساتھ نیکی کرتے ہیں۔ نہایت اچھے لوگ ہیں۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ انہوں نے ایک نیا پیغمبر بنایا ہے وُہ بوڑھی عورت بیچاری بہت ہی حیرت سے یہ باتیں سُنتی رہی۔ آخر مجھ سے نہ رہا گیا۔ مَیں سمجھانے کو آگے بڑھی۔ لیکن اُس عورت نے اس بوڑھی ہی کا ہاتھ کھینچ کر ہٹا لیا۔ اور کہا۔ کہ ان لوگوں کی باتیں نہیں سُننی چاہئیں۔ ان لوگوں کی باتیں کچھ ایسی ہوتی ہیں۔ کہ انسان سُن کے قادیانی ہو جاتا ہے۔ مَیں بہتیرا سمجھاتی رہی۔ مگر اُس نے ایک نہ سُنی۔ پھر مَیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹریکٹ دینے لگی۔ تو اس کے لینے سے بھی انکار کیا اور کہا۔ کیا اسے ہم گھر لے جا کر اپنے مردوں سے اپنے کو مارنا ہے۔ افسوس صد ہزار افسوس۔ کہ عیسائی خواتین جنہیں بعض بڑی بڑی ڈاکٹر اور سول سرجن ہوتی ہیں۔ وہ تو بخوشی اسلامی باتیں سنتی اور ٹریکٹ لیتی ہیں۔ مگر مسلمان خواتین کچھ خود اور کچھ اپنے مردوں کے ڈر کی وجہ سے نہ بات سنتی ہیں۔ نہ کچھ دوسرا معلومات کا ذریعہ حاصل کرتی ہیں۔

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے خاص فضل و کرم سے حقیقی علم دیکر احسن سے احسن طریق پر فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ محترمہ مکرمہ والدہ صاحبہ سردار امیر محمد خان صاحب کا نہایت ہی شکریہ عرض ہے۔ کہ انہوں نے خاکسارہ کے مضمون کے جواب میں اس قدر اعلیٰ و مفید مضمون رقم فرمایا۔ ذکر حبیبؑ سے جو ثواب اور احمدی بہن بھائیوں کی دعا حاصل کی۔ وہ حد بیان سے باہر ہے۔ کاش اگر باقی بہنیں بھی جو جو حالات اس بابرکت زمانے کے ان کو معلوم ہوں محترمہ موصوفہ کی تقلید کر کے ہم بے علم بہنوں کو مستفید فرمائیں۔ تو کیا ہی اچھا ہو۔

والسلام

(خاکسارہ قانتہ پشاور چھاؤنی)

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے۔ کہ وہ توسیع اشاعت مصباح کیلئے پوری پوری کوشش فرمائے۔ (مینجر)

وصیتیں!

۳۷۹۴ لطیف النساء بیگم زوجہ ماسٹر فقیر احمد حکیم قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سلیم پور ڈاکخانہ پٹی تحصیل و ضلع ہوشیار پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۴ ۳۴/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد منقولہ حق مہر معہ زیورات سات سو روپیہ کی ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جس کے مبلغ ۷۰ روپیہ بنتے ہیں۔ اگر میں کوئی رقم ایسی جائداد کی نقد خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں۔ تو ایسی رقم اس رقم وصیت سے منہا کر دیجائیگی۔ اور میں اس رقم کی رسید حاصل کر لوں گی۔ میرے مرنے کیوقت جو جائیداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ فقط

العبد:۔ لطیف النساء بیگم زوجہ فقیر احمد حکیم بقلم خود
گواہ شد:۔ میر محمد علی شاہ انسپکٹر حلقہ۔ گواہ شد:۔ فقیر احمد خاوند موصیہ حکیم حاذق جالندھر چھاؤنی۔ نوٹ میں اس رقم کے ادا کرنے کا ذمہ وار ہوں۔ اور وصیت اپنی بیوی کے کہنے کے مطابق کرائی گئی ہے۔ گواہ شد:۔ فضل الرب سب انسپکٹر تبلیغ تحصیل جالندھر ۱۴ ۳۴/۱

۳۸۱۴۔ مسماۃ رشیم بی بی زوجہ حاکم دین قوم راجپوت بھٹی عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۹ ۳۴/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسکے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ جو میری موجودہ جائیداد صرف حق مہر تعدادی ۵۰/- ہے۔ جوکہ ابھی میں نے اپنے شوہر صاحب سے لینا ہے ٭ فقط المرقوم ۹ ۱۲/۳۲

گواہ شد:۔ حاکم دین ولد حسن دین مرحوم قوم راجپوت کھوکھر شہر سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب خاوند موصیہ بقلم خود۔

العبد:۔ رشیم بی بی زوجہ حاکم دین قوم راجپوت بھٹی۔ شہر سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب۔ گواہ شد:۔ بشیر احمدؐ ولد غلام علی قوم آرائیں موصی احمدی سکنہ شہر سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب۔ گواہ شد:۔ فضل احمدؐ ولد نواب خان قوم جٹ باجوہ سکنہ تلونڈی عنایت خان محرر ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ۔

۲۰۷۴ منکہ محمدؐ بی بی زوجہ مولوی عمر بخش قوم کشمیری پیشہ پارچہ بافی عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت جنوری ۱۹۱۴ء ساکن شادیوال خورد ڈاک خانہ خاص تحصیل و ضلع گجرات۔ پنجاب۔ بقائمی ہوش حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۲/۳/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اسوقت میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ بصورت زیور پھل طلائی دو عدد نام طلائی یکصد وہ رتی ہر دو اشیاء ۸ ماشہ۔ چوڑیاں نقری دو عدد۔ ہیرہ نقری یکصد وہ رتی ۳ تولہ کل قیمت زیور ہر چہار عدد مبلغ ۴۸/- روپیہ چہرہ شاہی ہے۔ بصورت حق مہر مبلغ ۵۲/- روپیہ کل میزان یکصد روپیہ ہے۔ کل جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت متعلقہ بہشتی مقبرہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری زندگی میں علاوہ جائیداد مذکورہ بالا کے اور ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۸ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی۔ لہذا یہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ سند رہے ٭

العبد:۔ محمدؐ بی بی زوجہ مولوی عمر بخش موصیہ نشان انگوٹھہ

گواہ شد:۔ مولوی عمر بخش خاوند موصیہ ٭ گواہ شد:۔ عبد الطیف ساکن چوہان ضلع گجرات حال شادیوال بقلم خود ٭

۲۰۸۴ منکہ کرم بی بی زوجہ مستری فضل الٰہی قوم بھٹی پیشہ ترکھان عمر تقریباً ۵۴ سال تاریخ بیعت اندازاً ۱۹۰۹ء ساکن دھیر کے کلاں ڈاک خانہ کٹھالہ تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۵/۳/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد مشتمل ایک داؤنی طلائی قیمتی ۵۴/- روپیہ وہ میر چاندی قیمتی ۸۱/- روپیہ کل زیورات موجودہ مبلغ ۱۳۲/- روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی اقرار کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جسقدر نئی جائیداد ثابت ہو اسکے ۱/۸ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ زیور مندرجہ بالا جو ہے۔ وہ میرا حق مہر ہے۔ اور کوئی میرے پاس رقم اور زیور نہیں ہے ٭

العبد:۔ کرم بی بی زوجہ مستری فضل الٰہی نشان انگوٹھہ

گواہ شد:۔ غلام محمدؐ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ دھیر کے کلاں بقلم خود ٭ گواہ شد:۔ مستری فضل الٰہی خاوند موصیہ نشان انگوٹھہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۰۶

اخبار مصباح قادیان دارالامان ضلع گورداسپور (پنجاب)

(صغریٰ بیگم نئی دہلی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلیشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا